السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرتد کسے کہتے ہیں اس کی شرعی سزا کیا ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے ہماری صحیح رہنمائی فرمائیں؟ (ایک سائل۔ٹاؤن شپ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مرتد اسم فاعل ہے: "ارتد یرتد ارتدادا" جس کا لغوی معنی ہے پھرنے والا، پلٹنے والا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم ٢٥ ... سورة محمد

"بے شک وہ لوگ جو اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے۔"

اس طرح ایک مقام پر فرمایا:

قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ٦٤ ... سورة الكهف

(موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) "یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس پلٹے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ٥٤ ... سورة التوبة

"اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی۔"

ان تین آیات میں ارْتَدُّوا، فَارْتَدَّا اور يَرْتَدَّ ایک باب کے مختلف صیغے ہیں جس کا بنیادی مادہ "رد" ہے اور اس کا معنی ہے پھیرنا، واپس کرنا وغیرہ اور اصطلاحی طور پر اس کی تعریف یہ ہے "ایسا مسلمان جو اپنے اسلام کو اختیار کرنے والا ہو اس کا کسی قول، فعل، کفریہ عقیدہ یا ضرورت دینیہ سے کسی کے ساتھ شک کی بنیاد پر دین اسلام سے کٹ جانا مرتد ہوتا ہے" (عقوبۃ الاعدام ص 349)

بعض ائمہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے:

"الراجع عن دین الاسلام الی الکفر" (القاموس الفقہی ص 147)

"دین اسلام سے کفر کی طرف پلٹنے والا۔"

گویا مرتد ایسا شخص ہے جو اسلام لانے کے بعد واپس کفر کی طرف پلٹ گیا۔ یہ ارتداد اس کے اندر خواہ عقیدے کی بنا پر پیدا ہو یا کسی قول، فعل اور شک و شبہ کی بنیاد پر۔ خواہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق و ٹھٹھہ سے کیونکہ ارتداد جیسے سنجیدگی سے ہوتا ہے، استہزاء وہزل، ٹھٹھہ ومذاق سے بھی واقع ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ... ٦٦ ... سورة التوبة

"کہہ دیجئے! کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمہاری ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً اپنے ایمان کے بعد کفر کر چکے ہو۔"

مرتد آدمی پکا جہنمی ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٢١٧ ... سورة البقرة

"یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑائی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں گے اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہوگیا اور اسی کفر کی حالت میں مر گیا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت ہوجائیں گے، یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔"

مرتد کی دنیوی سزا قتل ہے :

پہلی دلیل :

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

عن عکرمۃ : أن علیا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حرق قوما، فبلغ ابن عباس فقال : لو کنت أنا لم أحرقهم، لأن النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : « لا تعذبوا بعذاب الله » ، و لقتلتهم کما قال النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « من بدل دینه فاقتلوه »)

(بخاری، کتاب الجهاد والسیر : 3017، وکتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم : باب حکم المرتد (6922) مسند حمیدی : 533، بیهقی 8/195 ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب المرتد عن دینه 2535 مسند احمد 1/282، دار قطنی 3/113، ابوداؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد (4351) نسائی، کتاب تحریم الدم 7/104 ترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حکم المرتد (1458) شرح السنة (2560) مسند ابی یعلی 4/409،410(2533)

"علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو آگ میں جلایا۔ یہ بات عبداللہ بن عباس کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں آگ میں نہ جلاتا اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو البتہ میں انہیں قتل کر دیتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا دین بدل لیا، اسے قتل کر دو۔"

دوسری دلیل :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

(لا یحلُّ دم امرئ مسلم یشهد أن لا إله إلا الله وأنی رسول الله إلا بإحدى ثلاث : النفس بالنفس، والثیب الزانی، والمفارق لدینه التارک للجماعة)

(بخاری، کتاب الدیات (6878) مسند احمد (1/382،428،444،465، 4/181) مسلم، کتاب القسامة، باب ما یباح به دم المسلم (1676) ابن حبان (4404) نسائی، کتاب القسامة، باب القود 8/13، مسند حمیدی (119) دار قطنی 3/82، بیهقی، کتاب الجنایات 8/19، مسند ابی یعلی 9/128(5202)

"جو شخص لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دے، اس کا خون حلال نہیں مگر تین کاموں میں سے کسی ایک کی بنا پر (1) نفس نفس کے بدلے (یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قصاص میں قتل کرنا) (2) شادی شدہ زانی (یعنی اسے رجم کر کے مار دیا جائے)۔ (3) اپنے دین کو چھوڑنے والا، جماعت کو ترک کرنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو کر کافروں کی جماعت میں شامل ہوجائے اور دین اسلام ترک کر بیٹھے مرتد ہوجائے"

یہ حدیث سیدہ عائشہ سے ابوداؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد (4353) مسند احمد 6/58،181،205،214 نسائی، کتاب تحریم الدم 7/91، مسند طیالسی (1474) مسند ابی یعلی 8/136 (4676) میں بسند صحیح موجود ہے۔

تیسری دلیل :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

" کُلُّ مُرتَدٍّ عَنِ الإسلامِ، مَقْتُولٌ إِذَا لَمْ يَرْجِعْ ذَكَرًا، أَوْ أُنْثَى "

دار قطنی 3/93(3159 طبع قدیم 3/119)

اسلام سے مرتد ہونے والا ہر شخص قتل کیا جائے گا جب وہ واپس نہ پلٹے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

اس اثر کی سند حسن ہے عبداللہ بن مسعود اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا موقف بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ المحلی لابن حزم 13/112۔ امام ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ فرماتے ہیں :

" واتفقوا علی ان المرتد عن الاسلام یجب علیه القتل "

الافصاح عن معانی الصحاح 1/187 اس بات پر ائمہ دین کا اتفاق ہے کہ اسلام سے مرتد ہونے والا واجب القتل ہے۔

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں :

"وأجمع أهل العلم على وجوب قتل المرتد وروي ذلك عن أبي بكر، وعمر وعثمان، وعلي، ومعاذ، وأبي موسى، وابن عباس، وخالد، وغيرهم، ولم ينكر ذلك، فكان اجماعا " (المغنى 8/123)

"اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد واجب القتل ہے اور یہ بات ابو بکر، عمر، معاذ، ابو موسیٰ، عبداللہ بن عباس، خالد وغیرہم سے مروی ہے اس پر انکار نہیں کیا گیا پس اس پر اجماع ہو گیا۔"

یہی اجماع علامہ صنعانی، ابن دقیق العید اور کاسانی حنفی نے نقل کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو سبل السلام 3/263، احکام الاحکام 3/84 بدائع الصنائع 7/134 بحوالہ عقوبۃ الاعدام ص 368)

پس معلوم ہوا کہ قرآن و سنت اجماع صحابہ کرام اور اجماع اہل علم فقہاء و محدثین کی رو سے مرتد واجب القتل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شیخ محمد بن سعد کی کتاب عقوبۃ الاعدام کا مطالعہ فرمائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الحدود- صفحہ 448

محدث فتویٰ